گناہوں کی نحوست

مع

رمضان میں گناہ کرنے کی وعیدیں

17 May 2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت :

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے"۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۳ ص۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیانِ جنّت نِشان:

حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ " محبوبِ رَحْمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شَعْبان کے آخِری دن بیان فرمایا: "اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، بَرَکت والا مہینا آیا، وہ مہینا جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے، اللّٰہ پاک نے فَرض کیے اور اِس کی رات میں قیام

تَطَوُّع (یعنی سُنَّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فَرض اَدا کیا اور اس میں جس نے فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر (70) فَرض اَدا کیے۔ یہ مہینا صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جَنَّت ہے اور یہ مہینا مُوَاسات (یعنی غمخواری اور بَھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مُومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفْطار کرائے، اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اِس اِفْطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ "ہم نے عرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر شَخْص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفْطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک یہ ثواب (تَو) اُس (شَخْص) کو دے گا جو ایک گُھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی سے روزہ اِفْطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اُس کو اللہ کریم میرے حَوض سے پِلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ جَنّت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اِس کا اَوَّل (یعنی اِبتِدائی دس دن) رَحْمت ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی دَرْمیانی دس دن) مَغْفِرت ہے اور آخِر (یعنی آخِری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بَخْش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا، اِس مہینے میں چار (4) باتوں کی کَثْرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ کریم کو راضی کرو گے اور بقیّہ دو سے تمہیں بے نِیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ کریم کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں: (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغْفار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن

سے تمہیں غنا(بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں:(۱)اللہ پاک سے جنّت طَلَب کرنا(۲) جہنَّم سے اللہ کریم کی پناہ طَلَب کرنا۔" (صحیح ابنِ خُزیمہ، ج۳، ص:۱۹۱، حدیث:۱۸۸۷، فیضانِ سنت، ص:۸۵۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہماری خُوش نصیبی کہ ایک بار پھر اللہ کریم نے ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا دیکھنا نصیب فرمایا چند ساعتوں بعد ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، اس ماہِ مُبارَک کی جَلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، اللہ پاک کے فضل و کرم سے رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب مغفِرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں اس کی آمد پر خُوب خُوشی کا اِظہار کرنا چاہیے اوراس کے اِستِقبال کے لئے پہلے سے تیاری کرنی چاہیے، ابھی جو حدیثِ پاک آپ کے سامنے بیان کی گئی، اس سے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خُوب خُوب اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اس ماہِ مُبارَک میں نَفلی عِبادَت کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب سَتّر (70) فرض کے برابر کردیا جاتا ہے اور اسی طرح اس مہینے میں روزہ اِفطار کروانے والوں کی مَغفِرت بھی کردی جاتی ہے اور مُومن کا رِزْق بھی بڑھا دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بے شُمار رحمتیں اور بَرکتیں اس مُبارَک مہینے میں حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس مُقدَّس مہینے میں خُوب دِل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کریں اور زِیادہ سے زِیادہ عبادات بجالائیں، خُصُوصاً کَلِمہ شریف زِیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغفار یعنی خُوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ کریم کو راضی کرنے کی سَعی (کوشش) کرنی چاہیے۔ اللہ پاک سے جنَّت میں داخلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بہُت زِیادہ اِلتِجائیں کرنی چاہئیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بطُفیلِ ماہِ رَمضان، سَرورِ کَون و مَکان، مَکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحمت بھرے ہاتھوں سے جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح رَمضانُ الْمُبارَک میں نیک اَعْمال کرنا بہت بڑی سَعادت ہے، اسی طرح گُناہ کرنا بھی بہت بڑے خَسارے کا باعث ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس ماہ میں خُوب عبادت کرکے رَبّ کریم کو راضی کیا جائے، مگر اَفسوس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اس مہینے میں گُناہوں سے باز نہیں آتے، نہ انہیں نمازوں کا خیال ہوتا ہے نہ روزوں کا پاس ہوتا ہے بلکہ اس مُقدّس ماہ میں بھی فلموں، ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور نہ جانے کیسے کیسے گُناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، اسی طرح رَمضانُ الْمُبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحَلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خُوب شور مَچاتے ہیں اور اِس طرح یہ لوگ خُود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ نہ تو خُود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسْم کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خُود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسْم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔ لٰہذا اِن حَرَکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمضانُ الْمُبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہر گز ہر گز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔ (فیضانِ سُنَّت، ص:۹۲۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! رَمضانُ الْمُبارَک کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کے مُتَعَلِّق کتنی سخت وعید وارِد ہوئی ہے، آیئے سُنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ چُنانچہ

رمضان میں گناہ کرنے والا

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے، دو جہاں کے سلطان، شَہَنشاہِ کون و مکان، سرورِ

ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے،"میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہو گی جب تک وہ ماہِ رَمضان کا حق اَدا کرتی رہے گی۔" عرض کی گئی ، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا،"اِس ماہ میں ان کا حَرام کاموں کا کرنا ، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں بدکاری کی یا شَراب پی تو اگلے رَمضان تک اللہ پاک اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لَعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔" (المعجم الصغیر للطبرانی، ص: ۲۴۷، فیضانِ سنت، ص: ۹۱۹)

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناقدرو خبردار!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ رَمضانُ الْمُبارک کا تقدُّس پامال کرنے والوں کو اس حدیثِ پاک میں کس قدر جھنجھوڑا گیا ہے، لہٰذا لرز اُٹھئے ! اور ماہِ رَمضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اگر ہم ذِلَّت و رُسوائی سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں رَمضان کا اَدب و اِحترام بجالانا ہو گا ، اس ماہِ مُبارک میں دوسرے مہینوں کے مُقابَلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں، اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابَلے میں گُناہوں کی ہَلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمضان میں شراب پینے والا اور بدکاری کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمضان سے پہلے پہلے مَر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی

ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچاسکے۔ خبر دار! خبر دار! خبر دار! ماہِ رَمَضان میں بالخُصُوص اپنے آپ کو بد نِگاہی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان " آنکھوں کا قُفلِ مدینہ " لگایئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپُور سَعی (کوشش) فرمایئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بَسا اَوقات نمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کرکے قَہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار کا شِکار ہوکر عذابِ نار میں گرِفتار ہوجاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، "جب کوئی اِنسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سِیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہوجاتا ہے۔ نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اَثر انداز نہیں ہوتی۔" (الدُّرُّ المَنثور ج۸ ص۴۴۶) اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلُود اور سِیاہ ہوچُکا ہو، اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے اِنسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہوجاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائِل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بَسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا ، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جاپڑتا ہے۔

دل کی سیاہی کا علاج:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِس سِیاہ قلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزرگ سے بیعت کی جائے جو پرہیز گار اور سُنَّت کا پیکر ہو، جس کی زِیارت خُدا پاک

و مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد دِلائے، جسکی باتیں صَلوٰۃ وسُنَّت کا شَوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صُحبت موت وآخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔اگر ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آجائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔(فیضانِ سنت، ص:۹۲۰) اور یہ اللہ کریم کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کے لیے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام پیدا فرماتا ہے۔جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"**(اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)فی زمانہ مُرشِدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت،امیرِ اہلسُنَّت،بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَولَانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہیں ،جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کردیا۔جو اسلامی بہن کسی کی مُرید نہ ہوں اُن کی خِدمت میں مشورتاً عرض ہے! کہ اپنی دنیاو آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ اور عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مُرید ہوجائیں۔یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں،دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔کیا خبر کہ کب ان کی ایک نظر ہم پر پڑ جائے اور ہمارے ظاہر وباطن کے سب میل اور قلب و فکر کی تمام سیاہیاں دھوڈالے۔

یاد رکھئے!کسی شَخْص کو ہر وَقْت گُناہوں میں مبتلا رہتا دیکھ کر اس کے بارے میں ہر گز ہر گز یہ کہنے کی اِجازت نہیں ہو گی کہ اس کے دِل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سِیاہ ہو گیا، جبھی نیکی کی دعوت اس پر اَثر نہیں کرتی۔یقیناً اللہ پاک اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عَطا فرمادے جس سے وہ راہِ راسْت پر آجائے۔ اس لیے کسی کی ٹوہ میں پڑنے کے بَجائے اپنے ظاہِر و باطن کو سنوارنے کی کوشش کی

جائے۔اللہ کریم ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! رمضان میں گُناہ کرنے کے حوالے سے ایک عِبرت انگیز حِکایت سُنئے اور خوفِ خُداوندی سے لَرز یئے! خاص کر وہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو روزہ رکھنے کے باوُجُود تاش، شَطرنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچہ

قبر کا بھیانک منظر!

مَنقُول ہے، ایک بار امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہِش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی میں عَرض گُزار ہوئے، "یا اللہ پاک! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔" اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے دَرمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھا دیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک مَنظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر رہا ہے: **یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ** یعنی یا علی! کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبر کے دَہشتناک مَنظر اور مُردے کی دَرد ناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قَرار کر دیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار کے دَربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نِہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشِش کیلئے دَرخواست پیش کی۔ غیب سے آواز

آئی، "اے علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! آپ (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجُود یہ شخص رَمضانُ الْمبارک کی بے حُرمتی کرتا، رَمضانُ الْمُبارک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔ مَولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یااللہ کریم! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ کریم کی رَحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور نِدا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! ہم نے تمہاری شکستہ دِلی کے سَبَب اِسے بخش دیا۔ چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الواعِظین ص ۲۵، فیضانِ سنت، ص: ۹۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ زِندہ انسان خُوب بھڑکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قبر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اَعْمال اور راہِ خُدا میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وُرثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک "گھر درس"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! گناہوں سے خود کو بچانے اور عبادت و ریاضت میں دل لگانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"گھر درس"** بھی ہے، آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سنت دینے یا سُننے کی ترکیب ضرور فرمایئے (جس میں نامحرم نہ ہوں)۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔ (دورانیہ 7 مِنَٹ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر درس میں بھی علمِ دِین کے موتی لُٹائے جاتے ہیں اور عِلمِ دِین سیکھنے کی تو کیا ہی بات ہے کہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض سے متعلق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔" حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ "میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سننے کے بعد کوئی حدیث نہیں بھولا۔" (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم الخ، رقم ۲۰، ج۱، ص ۵۴)

لہذا آپ بھی گھر میں درس دینے کی نیت فرمالیجئے آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

گھر درس شروع کر دیا

عطار والہ (بوریوالہ ضلع وہاڑی، پنجاب) کی ایک اسلامی بہن جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی، شرعی پردہ کا بھی کوئی ذہن نہ تھا، خوش قسمتی سے کسی نے اُنہیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ

سنّت" تحفتاً پیش کی، اس کے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کرنے سے انہیں اندازہ ہو گیا کہ یہ انتہائی دلچسپ اور معلوماتی کتاب ہے۔ چنانچہ اس کے بعد ان کا روزانہ کا معمول بن گیا کہ فیضانِ سنّت کے کچھ نہ کچھ صفحات کا نہ صرف مطالعہ کرتیں بلکہ اپنے دادا جان کو بھی سناتیں جسے وہ بڑی یکسوئی سے سنتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف مسجدِ بیت میں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے دورانِ اعتکاف اوّل تا آخر فیضانِ سُنّت پڑھنے کی نیت کر لی۔ جب نوافل و تلاوت سے فراغت پاتیں تو فیضانِ سنّت کے مطالعے میں مصروف ہو جاتیں اور ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرتی جاتیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ سے بیعت کی سعادت تو پہلے ہی حاصل کر چکی تھیں اب ان کی پر تاثیر تحریر پڑھنے سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنا، اسی جذبہ کے تحت انہوں نے پابندی سے گھر درس شروع کر دیا جس کی برکت سے آہستہ آہستہ گھر میں مدنی ماحول قائم ہونے لگا۔ ٹی وی کی نحوست سے جان چھوٹی، نمازوں کی پابندی اور شرعی پردے کا ذہن بنا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ ان کی شادی بھی دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ سے نہایت سادگی سے ہوئی، ولیمہ کی رات اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد بھی ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و

بیش104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،اِنہی میں سے ایک **"مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے جو مریضوں اور پریشان حالوں کی خیر خواہی میں مصروفِ عمل ہے۔اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ(Month)تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1،25،000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم وبیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کیلئے بالکل مُفت تَقْسِیم کئے جاتے ہیں۔**یادرہے!** تعویذاتِ عطاریہ(یعنی امیرِ اہلسنّت کی طرف سے اجازت شدہ تعویذات)کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ **روزانہ ہزاروں** مریضوں کو **تعویذاتِ عطاریہ فی سبیل اللہ** دیئے جاتے ہیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ دُنیا کے کھیل تماشوں میں وَقْت برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رِضاوخُوشنودی پانے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعْمال کریں۔کیونکہ ہمیں یہ زِنْدگی کھیل کُود اور تفریح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجاآوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چُنانچہ،

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **بے شک دُنیا میٹھی اور سَرسَبز ہے اور اللہ پاک اس (دُنیا) کی تم کو خِلافت دینے والا ہے پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔**(ابن ماجہ،کتاب الفتن،باب فتنۃ النساء،ج۴ص۳۵۷حدیث۴۰۰۰)

پس یادرکھئے!موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا،اگر دُنیامیں اچھے اَعمال کئے ہوں گے تو اس کی جَزاپائے گااور اگر خُدانخواستہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر زِنْدگی گُناہوں میں بَسر کی تو جہنّم کی سَزاکامُستَحِق ٹھہرے گا۔جیساکہ پارہ30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی آیت نمبر7اور8 میں اِرشادہوتاہے:

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾	ترجمۂ کنزالعرفان: توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر بُرائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

یقیناً عقل مَند وہی ہے جس کے دل ودِماغ میں گُناہوں کی تباہ کاریاں راسِخ ہوں اور وہ خُود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کرکے اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرے، مگر اَفسوس! صَد افسوس! دین سے دُوری اور اِسلامی مَعلُومات کی کمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانب گُناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نظر اُٹھائیے بے عَمَلی و بے راہ رَوی کا دَور دورہ ہے، حالانکہ اَحکامِ خُداوندی سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ سِوائے تَباہی وبَربادی کے کچھ نہیں ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کے دس(10) نُقصان:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً گُناہوں سے کبھی بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ گُناہوں میں کس قدر نحوست ہے اس کی تباہی وبَربادی کا اَندازہ اس بات سے لگائیے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ	ترجمۂ کنزالعرفان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)	لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

کیونکہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے:(1) جب بندہ گُناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غَضَب دِلاتا ہے اور وہ اُسے پُورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے(2) وہ(یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خُوش کرتا ہے(3) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے(4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے (5) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے(6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے(7) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِراماً کاتبین کو اِیذا دیتا ہے (8) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مُبارَکہ میں رَنجیدہ کر دیتا ہے۔(9) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے(10) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے۔(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص:۳۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! گُناہوں سے آخرت کا نُقصان اور عذابِ جہنّم کی سَزاؤں اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھئے! گُناہوں کی نحوست سے آدمی کو دُنیا میں بھی طرح طرح کے نُقصانات پہنچتے رہتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:(۱) روزی کم ہو جانا(۲) بلاؤں کا ہجوم (۳) عُمر گھٹ جانا(۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذَلیل و خوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھن جانا(۱۰) ہر وَقت دل کا پریشان رہنا(۱۱) اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا(۱۲) اللہ پاک، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک

بندوں کی لَعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳) چہرے سے ایمان کا نُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شَرم و غیرت کا جاتے رہنا (۱۵) ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا وغیرہ وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقصان ہوا کرتے ہیں۔

(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اب مختصراً چند گُناہ اور ان کی نحوستیں اور ہلاکت خیزیاں سُنئے اور ان سے بچنے کا پکّا ارادہ کیجئے۔ چُنانچہ ان میں سے ایک **جھوٹ** بھی ہے۔ یہ وہ گندی عادت ہے کہ دین و دُنیا میں جُھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذَلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مَذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے، اگرچہ سچا ہو۔" ("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي ہریرۃ، الحدیث: ۸۶۳۸، ج۳، ص۲۶۸) اسی طرح **غیبت** کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غیبت سے نماز روزے کی نُورانیّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اَندازہ اس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی لگایا جاسکتا ہے: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۳، ص۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض و کینہ پرورش پاتا ہے اور ایسے شخص کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** کریم یاد آجائے اور **اللہ** اک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۹۱، حدیث

(۱۸۰۲۰)چغلی کی طرح گالی گلوچ سے بھی فتنہ وفساد اورآپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ج۳،ص۳۷۷، الحدیث:۴۳۶۳) اسی طرح حسد بھی نہایت بری خصلت اور گناہِ عظیم ہے حاسد کی ساری زِندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی تکبُّر کو دیکھا جائے تواس کے سبب اللہ پاک ورسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنَّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی تکبُّر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔" (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۱۴۷، ص۶۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔الخ، ۱/ ۲۷) لہٰذا اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم کی نافرمانی کررہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چُھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیْعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے

مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا ۔(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵ حدیث ۱۷۵)

تعظیم سادات کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! تعظیم سادات کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا بَدلَہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا بَدلَہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام ۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۷)

تعظیم سادات کے مدنی پھول

☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے ۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اِعظامہ...الخ، ص ۵۲، الجزء: ۲)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت ص۱۴) ☆ اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆ جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور جان بوجھ کر سید بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆ سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۲) ☆ سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿اعلانات﴾

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "جنت میں لے جانے والے اعمال" کے صفحہ نمبر 388 پر روایت نقل کی گئی ہے کہ!" حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ

نبوت، مخزنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا :" اے ابوذر! صبح کے وقت کتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لیے چلنا تمہارے لیے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لیے جانا تمہارے لیے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔"(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۲۱۹، ج۱، ص ۱۴۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس فضیلت کو پانے کے لیے یکم رمضان المبارک سے 20 دن کا مختصر کورس **"فیضانِ تلاوتِ قرآن"** **علاقہ سطح پر** شروع ہو رہا ہے۔ جس میں اسلامی بہنوں کو تلاوتِ قرآن سننے کی سعادت کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر (دلچسپ قرآنی واقعات) سننے کی سعادت نصیب ہو گی تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء کہ اس کورس میں نہ صرف خود شرکت فرمائیں بلکہ دیگر اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اس کورس میں داخلہ دلوائیں۔

تمام ذمہ دار اسلامی بہنیں یہ نیت بھی فرمالیں کہ ماہِ رمضان کی برکتوں کو پانے کے لیے دو اہم مدنی کام تربیتی حلقہ اور ہفتہ وار مدنی دورہ میں لازمی شرکت کریں گی۔

تمام اسلامی بہنیں نیت فرمالیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیا کریں گی کہ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گی تو اچھی اچھی باتیں سیکھتی رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں ملک و بیرونِ سر گرمِ عمل ہیں حالانکہ حالات ایسے ہیں کہ آج گناہوں کے پھیلانے پر بہت زیادہ سرمایہ خرچ کیا جارہا ہے، آیئے ہم گناہوں کو روکنے اور دین کے پھیلانے کے لیے اپنا سرمایہ خرچ کرنے کا عزم کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ملک و بیرونِ ملک میں سال کی تقریباً 600 کے قریب مسجدیں بنا رہی ہے (تقریباً روز کی 2 مسجدیں) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں

بڑھاتی۔شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳

نیت فرمالیجئے کہ اپنے تمام تر صدقاتِ واجبہ و نافلہ (زکوٰۃ، صدقہ، خیرات وغیرہ) عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو دیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ---اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تمام اسلامی بہنیں یہ پمفلٹ "ماہِ رمضان میں گناہ کرنے والے کی قبر کا بھیانک منظر" مکتبۃ المدینہ سے زیادہ تعداد میں ورنہ کم از کم 12 یا حسبِ توفیق خرید فرما کر اسے تقسیم فرمائیں اور اپنے گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں فرمائیں۔اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

حضرتِ سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نے ارشاد فرمایا: عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا احاطے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور صحن میں نماز پڑھنا گھر سے باہر نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(جنت میں لے جانے والے اعمال ص 102)

اسی طرح ایک اور حدیثِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیّد المبلغین رحمۃ للعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "عورتوں کے نماز پڑھنے کے لیے سب سے بہترین جگہ اُن کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔" ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے اس ماہِ مبارک میں اسلامی بہنیں خصوصیت کے ساتھ نمازِ تراویح اور صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام فرماتی ہیں۔نیت فرمالیجئے کہ ان دو احادیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے جس طرح پنج وقتہ نماز ہم گھروں پر ادا کرتی ہیں اسی طرح نمازِ تراویح و صلوٰۃ التوبہ اپنے گھر میں ہی ادا کریں گی۔